بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاء الحق

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

نعیمی کتب خانہ گجرات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ۝

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ۝

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ و شاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ و ضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کر دیا گیا ہے

مُصنّفہ
حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر:۔ مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا اَرَءَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ اَکُنْتِ تَقْضِیْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اِقْضُوا الَّذِیْ لَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ۔

اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی، کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا ہاں کر دو۔ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتیں عرض کیا ہاں۔ فرمایا وہ بھی قرض ادا کرو جو اللہ کا ہے کیونکہ اللہ ادائے قرض کا زیادہ مستحق ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الامارۃ باب ما علی الولاۃ اور ترمذی جلد اول شروع ابواب الاحکام اور دارمی میں ہے کہ جب حضرت معاذ ابن جبل کو حضور علیہ السلام نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو پوچھا کہ کس چیز سے فیصلہ کرو گے؟ عرض کیا کتاب اللہ سے۔ فرمایا کہ اگر اس میں نہ پاؤ تو عرض کیا کہ اس کے رسول کی سنت سے فرمایا اگر اس میں بھی نہ پاؤ؟ تو عرض کیا کہ:۔

اَجْتَهِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِهٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا یَرْضٰی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ راوی نے فرمایا کہ پس حضور علیہ السلام نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اس خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اسکی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں

اس سے قیاس کا پُر زور ثبوت ہوا۔ چونکہ حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات میں اجماع نہیں ہو سکتا اس لیئے اجماع کا ذکر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نہ کیا۔ اسی طرح صحابہ کرام نے بہت سے احکام اپنے قیاس سے دیئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو قیاس فرما کر مہر مثل دلوایا جو بغیر مہر نکاح میں آئی اور شوہر مر گیا (دیکھو نسائی جلد دوم صفحہ ۸۸)

نسائی شریف جلد دوم کتاب القضاء باب الحکم باتفاق اہل العلم میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے۔

فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَآءٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلْیَقْضِ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَلْیَقْضِ بِمَا قَضٰی بِهٖ نَبِیُّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰی

آج کے بعد سے جس پر کوئی فیصلہ پیش آجائے تو قرآن شریف سے فیصلہ کرے اگر ایسی چیز پیش آگئی جو قرآن شریف میں نہیں ہے تو اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا لیکن اگر ایسی چیز پیش آجائے جو نہ تو قرآن شریف میں ہو اور نہ اللہ کے

بِهٖ نَبِیُّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَقْضِ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰی بِهٖ نَبِیُّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْیَجْتَهِدْ رَأْیَهٗ ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ کیا ہو تو اس پر فیصلہ کرو جو نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو لیکن اگر وہ چیز پیش آگئی جو نہ تو قرآن شریف میں ہے اور نہ اس کا فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ صالحین نے تو اپنے قیاس سے اجتہاد کرے ۔

امام نسائی اسی حدیث کے متعلق اسی جگہ فرماتے ہیں ۔

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِیْثُ جَیِّدٌ جَیِّدٌ یہ حدیث بڑی کھری ہے بڑی کھری ہے ۔

نسائی شریف میں اس جگہ حضرت قاضی شریح سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں دریافت کیا کہ میں فیصلے کیسے کروں تو آپ نے جواب دیا ۔

فَکَتَبَ اِلَیْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضٰی بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرٰی التَّاَخُّرَ اِلَّا خَیْرًا لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔

انہیں حضرت عمر نے لکھا کہ قرآن شریف سے فیصلہ کرو ۔ اگر اس میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ سے فیصلہ کرو اور اگر نہ کتاب اللہ میں ہو نہ سنت رسول اللہ میں تو اس سے فیصلہ کرو جو اللہ کے نیک لوگوں نے فیصلہ کیا ہو (اجماع امت) لیکن اگر نہ تو وہ مسئلہ قرآن میں ہو نہ سنت میں اور نہ ہی اس کے متعلق صالحین کا فیصلہ ہو تو چاہو تو پیش قدمی کرو اور چاہو مہلت لو میں تمہارے لیئے مہلت ہی کو بہتر جانتا ہوں ۔

ان دونوں حدیثوں میں کتاب ۔ سنت، اجماع امت اور قیاس کا ایسا صریح ثبوت ہے کہ اس کا نہ انکار ہو سکتا ہے ۔ نہ کوئی تاویل ۔ اب وہ اعتراض جو غیر مقلد کرتے ہیں اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ کہ بہت ظن سے بچو ۔ اس میں ظن سے مراد بدگمانیاں ہیں یعنی مسلمانوں پر بدگمانیاں نہ کیا کرو اسی لیئے اس آیت میں اس کے بعد غیبت وغیرہ کی ممانعت ہے ورنہ قیاس اور غیبت میں کیا تعلق جیسے رب تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ مشورہ کرنا شیطان کی طرف سے ہے ۔ تو کیا ہر مشورہ شیطانی کام